یٰسٓ

سورہ یٰسٓ مکی سورتوں میں سے ہے اس میں پانچ رکوع اور تراسی آیات ہیں

رکوع نمبر ۱　آیات ۱ تا ۱۲　وَمَنْ يَّقْنُتْ ۲۲/۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يٰسٓ ۚ ① وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ②
اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ③
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ ④
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ ⑤
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ
غٰفِلُوْنَ ⑥
لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ⑦
اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى
الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ⑧
وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ⑨
وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⑩
اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ
وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ⑪
اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا
وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ⑫

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
یٰس ① قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے ②
(اے محمد) بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو ③
سیدھے رستے پر ④
(یہ خدائے) غالب (اور) مہربان نے نازل کیا ہے ⑤
تاکہ تم اُن لوگوں کو جن کے باپ دادا کو متنبہ نہیں کیا
گیا تھا متنبہ کر دو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ⑥
اُن میں سے اکثر پر (خدا کی) بات پوری ہو چکی ہے سو
وہ ایمان نہیں لائیں گے ⑦
ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ
ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے) ہیں تو اُنکے سر اُٹھ رہے ہیں ⑧
اور ہم نے اُنکے آگے بھی دیوار بنا دی اور اُنکے پیچھے بھی پھر اُن
پر پردہ ڈال دیا تو یہ دیکھ نہیں سکتے ⑨
اور تم اُن کو نصیحت کرو یا نہ کرو اُن کے لئے برابر ہے۔
وہ ایمان نہیں لانے کے ⑩
تم تو صرف اُس شخص کو نصیحت کر سکتے ہو جو نصیحت کی
پیروی کرے اور خدا سے غائبانہ ڈرے سو اُسکو مغفرت
اور بڑے ثواب کی بشارت سُنا دو ⑪
بیشک ہم مُردوں کو زندہ کرینگے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے
اور (جو) اُنکے نشان پیچھے رہ گئے ہم اُنکو قلمبند کر لیتے ہیں اور
ہر چیز کو ہم نے کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے ⑫

YÂ SÎN
Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Yâ Sîn.
2. By the wise Qur'an.
3. Lo! thou art of those sent
4. On a straight path,
5. A revelation of the Mighty, the Merciful,
6. That thou mayst warn a folk whose fathers were not warned, so they are heedless.
7. Already hath the word proved true of most of them, for they believe not.
8. Lo! We have put on their necks carcans reaching unto the chins, so that they are made stiff-necked.
9. And We have set a bar before them and a bar behind them, and (thus) have covered them so that they see not.
10. Whether thou warn them or thou warn them not, it is alike for them, for they believe not.
11. Thou warnest only him who followeth the Reminder and feareth the Beneficent in secret. To him bear tidings of forgiveness and a rich reward.
12. Lo! We it is Who bring the dead to life, and We record that which they send before (them), and their footprints. And all things We have kept in a clear register.

ع ۱ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اسرار و معارف

سورہ یٰسٓ کے بے شمار فضائل ہیں جو مفسرین کرام نے لکھ دیئے ہیں اور احادیث مبارکہ میں ارشاد ہیں اسی کو قرآنِ حکیم کا دل قرار دیا گیا ہے کسی بھی ضرورت یا مصیبت میں پڑھ کر دعا کرنا اس سے رہائی کا باعث ہوتا ہے۔ یٰسٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔ قسم ہے قرآنِ حکیم کی یعنی یہ پُر از حکمت کتاب کہ انسانی زندگی کے بہترین انداز میں بسر کرنے کا پورا طریقہ و سلیقہ موجود۔ طب و حکمت۔ عقل و دانش۔ سائنس و ایجادات۔ کیمیا و مرکبات۔ تاریخ و حقائق اور ۔ آئندہ کی پیشگوئیاں سب کچھ اس ایک کتاب میں موجود جس کا ایک ایک لفظ حق۔ سچ اور کھرا ہے یہی سب سے بڑا گواہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسُول ہیں کہ ہر کام اور ہر بات میں وہی راستے درست اور وہی راہ سیدھی ہے جو آپؐ ارشاد فرما دیں اور اس کی یہ حقانیت اس بات کی دلیل بھی ہے کہ اسے اللہ نے نازل فرمایا ہے جو سب سے زبردست بھی ہے اور سب پر رحم کرنے والا بھی اور اس کے نزول کا مقصد بھی بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ ہدایت دکھانا ہے کہ جن کی کئی پشتوں میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا یعنی عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ کی بعثت تک پوری انسانیت کے لیے کوئی نبی نہ تھا جس کے سبب لوگ غفلت میں گرفتار ہو گئے مگر آپؐ کی بعثت اور اتنی بڑی نعمت کے باوجود بھی کچھ لوگوں پر اللہ کی وعید صادق آئی اب انہیں ہدایت نصیب نہ ہو گی کہ گناہ اور جرائم سے دل پہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ حد آجاتی ہے جہاں نہ صرف توبہ کی توفیق سلب ہو جاتی ہے بلکہ فکر و شعور میں ٹیڑھا پن آجاتا ہے اور بندہ قلبی اندھے پن کا شکار ہو جاتا ہے ان کی بھی مثال ایسی ہی ہے جیسے ان کے گلے میں بہت بڑے بڑے طوق پڑے ہوں جنہوں نے ٹھوڑیوں تک کو اوپر اٹھا رکھا ہو اور سر اوپر ہی جھول رہے ہوں کہ راستہ دیکھ ہی نہ سکتے ہوں یا ان کے ہر طرف ایسی دیوار چن دی گئی ہو کہ انہیں کچھ نظر نہ آتا ہو۔ اور جب وہ دیوار اوپر سے ڈھانپ بھی دی جائے تو یہ بالکل تاریکی میں گھر گئے لہٰذا انہیں کچھ نظر نہیں آسکتا۔ یہ مثال ان کے اعمال بد کی ہے کہ بڑھتے بڑھتے انہوں نے ان کی چشمِ بصیرت کا ہر طرف سے گھیراؤ کر لیا۔ اللہ کریم نے یہ دیواریں چننے کی نسبت اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے کہ

گناہ ایک حد پر پہنچ کر ہمیشہ کی گمراہی کا باعث بن جاتے ہیں

ہر طرح اجر تو وہ ذاتِ واحد ہی مرتب کرتی ہے مگر اس کا سبب ان لوگوں کا کردار ہے لہٰذا آپ انہیں انجام بد کی خبر دیں تو بھی ان کا وہی حال ہے جو خبر نہ دینے سے ہوتا ہے کہ ان سے توفیقِ ایمان ضائع ہو چکی اب یہ ایمان نہ لائیں گے۔

ارشادِ نبوی قبول کرنے کے لیے استعداد شرط ہے

آپ ﷺ کے ارشادات تو صرف وہ لوگ قبول کریں گے جن میں نصیحت قبول کرنے کی استعداد ہو گی تب وہ غائبانہ اور بن دیکھے اللہ کی عظمت و جلالت کے سامنے سر جھکا دیں گے اور ان کے دل میں اس بہت بڑے رحم کرنے والے پر فدا ہونے کا جذبہ جاگ اٹھے گا ایسے لوگوں کو بخشش کی بشارت دیجیے کہ اگر بتقاضائے بشری ان سے خطا بھی ہو گئی تو اللہ کی رحمت بہت وسیع ہے وہ بخش دے اور ان کے نیک اعمال پر بہت ہی زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

یہ ہماری ذات اور قدرت کاملہ کا کام ہے کہ مُردہ کو زندہ کرتے ہیں یعنی جس کی تخلیق وسعتِ کائنات میں بکھر کر اس کی خلّاقی پہ شہادت دے رہی ہے وہی ذات مردوں کو زندہ کرے گی اور نہ صرف زندہ کریگی بلکہ ان سے حساب بھی لے گی اور اس معاملہ میں بھی اسے کسی کی احتیاج نہیں اس کا علم اس قدر وسیع ہے اس نے

اعمال کے ساتھ ان کے اثرات کا حساب بھی ہو گا

ان کے اعمال اور اعمال کے اثرات تک ہر شے پوری پوری شمار کر کے ان سے پہلے یعنی ان کے قبر میں پہنچنے یا میدانِ حشر میں حاضری سے پہلے لکھ رکھی ہے یہاں یہ ارشاد بھی فرما دیا کہ ہر عمل کا جو اثر اور نتیجہ ہو گا جیسے کسی نے کنواں راستہ مسجد مدرسہ یا نیک اور مسلم ریاست میں لوگوں کی بھلائی کا کوئی کام کیا جب تک اس کے اثرات رہیں گے اجر لکھا جاتا رہے گا ایسے ہی برائی کے کاموں کی داغ بیل ڈالنے والے ان کے اثرات بھگتیں گے اور سب سے بڑا ظلم مسلمانوں کو غیر اسلامی طرزِ حکومت میں جکڑنا ہے بعد میں جب تک اس میں گرفتار رہیں گے اس کا اہتمام کرنے والوں کے اعمالنامے سیاہ ہوتے رہیں گے "اعاذنا اللہ منھا" اور اپنی پناہ میں رکھے اور کافرانہ نظام کو تبدیل کر کے نفاذِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔

(رکوع ۱۸ کے بعد اور پارہ ۲۳ سے قبل کی آیات)

رکوع نمبر ۲ — آیات ۱۳ تا ۲۱ — ومن یقنت ۲۲/۱۸

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ إِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾

اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب اُنکے پاس پیغمبر آئے (۱۳)

إِذْ أَرْسَلْنَآ إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا إِنَّآ إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾

(یعنی) جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے اُن کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں (۱۴)

قَالُوْا مَآ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾

وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز بھی نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو (۱۵)

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّآ إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾

انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دے کر) بھیجے گئے ہیں (۱۶)

وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

اور ہمارے ذمے تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس (۱۷)

قَالُوْٓا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۖ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿١٨﴾

وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک دیکھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دینگے اور تمکو ہمسے دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا (۱۸)

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۚ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾

اُنہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اسلئے کہ تم کو نصیحت کی گئی بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو (۱۹)

وَجَآءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو (۲۰)

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ أَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں (۲۱)

13. Coin for them a similitude: The people of the city when those sent (from Allah) came unto them.

14. When We sent unto them twain, and they denied them both, so We reinforced them with a third, and they said: Lo! we have been sent unto you.

15. They said: Ye are but mortals like unto us. The Beneficent hath naught revealed. Ye do but lie!

16. They answered: Our Lord knoweth that we are indeed sent unto you:

17. And our duty is but plain conveyance (of the message).

18. (The people of the city) said: We augur ill of you. If ye desist not, we shall surely stone you, and grievous torture will befall you at our hands.

19. They said: Your evil augury be with you! Is it because ye are reminded (of the truth)? Nay but ye are froward folk!

20. And there came from the uttermost part of the city a man running. He cried: O my people! Follow those who have been sent!

21. Follow those who ask of you no fee, and who are rightly guided.

اسرار و معارف

آپ ان لوگوں کو اس شہر کے باسیوں کی مثال دیجیے جن کے پاس اسی طرح انبیاء آئے تھے جیسے آپ ان کے پاس تشریف لائے ہیں بلکہ ہم نے وہاں بیک وقت دو نبی مبعوث فرمائے کہ انہیں بات خوب طرح سے سمجھائیں شاید ایک حکمت یہ بھی ہو دینِ حق میں جب لوگوں کو اپنے اوہام باطلہ اور خواہشاتِ نفس کی مخالفت نظر آئے تو اکثر غور و فکر کی بجائے مخالفت کرتے ہیں اور داعی یا مبلغ کو پاگل اور دیوانہ قرار دیتے ہیں، مگر کوئی دو

دین کو لوگ اپنی خواہشات کی مخالفت جان کر سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ تبلیغ کرنے والے کو پاگل کہہ دیتے ہیں

پاگل بھی ایک بات پہ متحد نہیں ہو سکتے اور نہ یہ ممکن ہے کہ ان کا سارا کردار تو انتہائی پاکیزہ ہو اور عقیدہ کے معاملے میں دونوں پاگل ہوں۔ لوگوں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا بلکہ انہیں یہ کہہ دیا کہ آپ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں۔ اس پر اللہ کی شان کریمی کہ ایک اور نبی بھیج دیا تاکہ ان دونوں کی بات کی تائید کرے اور لوگوں کو سمجھانے میں معاون ہو چنانچہ اس نے بھی جا کر دعوت دی اور کہا کہ ہم سب اللہ کی طرف سے تمہاری طرف مبعوث ہوتے ہیں تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو تم لوگوں میں کوئی ایسی خاص بات نظر نہیں آتی بلکہ تم لوگ بھی ہماری ہی طرح بشر ہو۔ یہ عجیب بات ہے کہ کسی نے

بشریت انبیاءؑ

نبی کو بشر مان کر اس کی نبوت کا انکار کر دیا تو کسی کو نبوت ماننے کی توفیق ہوئی تو نبی کے بشر ہونے سے انکار کر دیا حق یہ ہے کہ انبیاء آدم علیہ السلام کی اولاد اور بشر ہی ہوتے ہیں مگر ہماری طرح بشر نہیں بلکہ ان کے قلوب ان کے وجود مہبطِ وحی ہوتے ہیں غیر نبی کی بشریت نبی کی بشریت کی مثل نہیں ہو سکتی ان کی بشریت بھی غیر نبی کی روحانیت تک سے لطیف تر ہوتی ہے نیز کہنے لگے کہ اللہ کے رحمٰن ہونے کی بات الگ مگر اس نے کچھ نازل نہیں فرمایا یہ سب آپ لوگوں نے گھڑ لیا ہے تو ان کا اللہ کو رحمٰن ماننا

اللہ کے ساتھ ایمان کی شرط

بھی مذاق تھا جب انبیاءؑ کی نبوت کا انکار کر دیا اس طرح تو مجبوراً ہر باطل فرقے کو بھی بالآخر ایک سب سے بڑی طاقت ماننا ہی پڑتی ہے انبیاءؑ نے فرمایا کہ دلائلِ عقلی اور نقلی تمہارے سامنے ہیں اس کے بعد اللہ ہی کی شہادت ہے ہم اس کی قسم بھی دیتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں تمہارے پاس مبعوث فرمایا ہے اور یہ بھی سُن لو ہماری ذمہ داری بات کا پہنچانا تھا ماننے یا نہ ماننے کا اختیار تمہارے پاس ہے اور نتیجہ بھی تم لوگ ہی بھگتو گے۔

لوگ بُرائی کو فساد نہیں کہتے بلکہ بُرائی سے روکنے کو فساد کہتے ہیں

تو لوگوں نے کہا کہ تم لوگ نبوت کے دعوے کرتے ہو حالانکہ تم سے پہلے یہاں کا ماحول پُرامن تھا تم لوگ آئے نئی باتیں ہوئیں لوگ مختلف الآرا ہو گئے اختلافات بڑھ گئے ہم تو سمجھتے

ہیں کہ یہ سب تم لوگوں کی نحوست ہے تم لوگ تو بھلے آدمی بھی نہیں ہو اور اگر تم اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے نہ صرف یہ بلکہ پہلے خوب ایذا دیں گے اور سخت سزاؤں کے بعد پھر پتھر مار مار کر قتل کر دیں گے۔

انبیاء نے جواب دیا کہ بھلا برائی اور کفر پہ کبھی اتحاد ہوا کرتا ہے یہ تو اجتماعی خودکشی کی طرح ہے کہ آخر کار سب کی تباہی کا باعث بنتی ہے اور حق کی طرف بلانا تو اس مصیبت سے بچانے کے لیے ہے۔ ہاں دعوتِ حق کی مخالفت کرنے والا فسادی ہوتا ہے جو تم کر رہے ہو اور کفر پہ جم رہنا ہی سب سے بڑی منحوس بات ہے جو تم نے اختیار کر رکھی ہے اور اس میں اس قدر ڈوب گئے ہو کہ اتنی سی بات پر بھڑک اُٹھے ہو اور اس قدر زیادتی کرنا چاہتے ہو حالانکہ تمہاری ہی بھلائی کے لیے تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔

اسی شہر کے دوسرے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا جو ایمان قبول کر چکا تھا اور قوم کو انبیاء سے جھگڑا کرنے کی خبر پا کر بھاگا آیا اور سب سے کہا اے میری قوم میں تو تمہارے ہی میں سے ایک ہوں مجھ پر اعتماد کرو تمہاری بھلائی اللہ کے رسُولوں کی اطاعت میں اور ان کی اطاعت قبول کر لو۔ دیکھو انہیں تم سے لالچ ہے نہ تم سے کوئی مطالبہ اور بات جو کہتے ہیں وہ بھی حق ہے تو بھلا نہ ماننے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۲۲ تا ۳۲

(پارہ تئیس شروع ہوتا ہے)

وَمَالِيَ ۲۳/۱

الجزء الثالث والعشرون ۲۳

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾	اور مجھے کیا ہے کہ میں اُس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے ﴿۲۲﴾
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾	کیا میں ان کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر خدا میرے حق میں نقصان کرنا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے۔ اور نہ وہ مجھے چھڑا ہی سکیں ﴿۲۳﴾
اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾	تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا ﴿۲۴﴾
اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾	میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری بات سُن رکھو ﴿۲۵﴾
قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾	حکم ہوا کہ بہشت میں داخل ہو جا۔ بولا کاش! میری قوم کو خبر ہو ﴿۲۶﴾
بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾	کہ خدا نے مجھے بخش دیا اور عزت والوں میں کیا ﴿۲۷﴾
وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ	اور ہم نے اُس کے بعد اُس کی قوم پر کوئی لشکر نہیں

22. For what cause should I not serve Him Who hath created me, and unto Whom ye will be brought back?

23. Shall I take (other) gods in place of Him when, if the Beneficent should wish me any harm, their intercession will avail me naught, nor can they save?

24. Then truly I should be in error manifest.

25. Lo! I have believed in your Lord, so hear me!

26. It was said (unto him): Enter Paradise. He said: Would that my people knew,

27. With what (munificence) my Lord hath pardoned me and made me of the honoured ones!

28. We sent not down against his people after him

جُنْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾
اُتارا اور نہ ہم اُتارنے والے تھے ہی ﴿٢٨﴾

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا
وہ تو صرف ایک چنگھاڑ تھی (آتشیں) سو وہ (اس سے)

هُمْ خَامِدُوْنَ ﴿٢٩﴾
ناگہاں بجھ کر رہ گئے ﴿٢٩﴾

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ
بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا

رَّسُوْلٍ إِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾
مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں ﴿٣٠﴾

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ
کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُنسے پہلے بہت سے لوگوں

أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾
کو ہلاک کر دیا تھا اب وہ اُنکی طرف لوٹکر نہیں آئینگے ﴿٣١﴾

وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾
اور سب کے سب ہمارے روبرو حاضر کئے جائیں گے ﴿٣٢﴾

a host from heaven, nor do We ever send.

29. It was but one Shout, and lo! they were extinct.

30. Ah, the anguish for the bondmen! Never came there unto them a messenger but they did mock him!

31. Have they not seen how many generations We destroyed before them, which indeed return not unto them?

32. But all without exception, will be brought before Us.

اسرار و معارف

اس کی بات کیا مانتے اُلٹا اُسے بھی کہنے لگے کہ تم بھی یہ نیا دین کیوں اپنا رہے ہو بھلا باپ دادا کا مذہب خراب تھا کیا یا وہ سب گمراہ تھے تو اس نے کہا کہ میرے پاس تو ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مَیں اس ذات کریم

تبلیغ میں کج بحثی سے اجتناب کرنا چاہیئے

کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور مجھے قائم رکھا ہے نیز اس کے یہی احسانات تم سب پر بھی ہیں اور پھر بات یہاں ختم نہیں ہو جاتی سب کو پلٹ کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور اپنے کردار و عمل کا حساب دینا ہے پھر کتنی احمقانہ بات ہے کہ میں اس اتنے بڑے مہربان کو چھوڑ کر کسی بھی دوسرے کو معبود بنالوں کہ اگر وہ ناراض ہو کر مجھے سزا دے تو یہ بت یا وہ جس کی اس کے علاوہ میں اطاعت اختیار کروں اس کے مقابلے میں مجھے کچھ بھی کام نہ آسکے چھڑانا تو درکنار میری سفارش بھی نہ کر سکے کہ اسکے ہاں سفارش بھی اسی کی ہوگی جس کی اس نے اجازت دی ہو اور اس کے مقرب ہی کر سکیں گے ہر کوئی تو سفارش کی جرأت بھی نہ کر سکے گا۔ یہ سب تو کھلی گمراہی ہے کہ مَیں دیکھتی آنکھوں کفر کے اندھے کنویں میں گر جاؤں انہوں نے غلط بحث کی طرف لا کر اُلجھانے کی کوشش کی جس کا جواب یہاں ارشاد ہوا کہ اللہ کے اس بندے نے کج بحثی میں اُلجھنے کی بجائے پھر دلیل سے بات کی اور ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا کہ

مسلمان ہونے کیلئے قبولِ اسلام کیساتھ کفر سے بیزاری شرط ہے

اپنے پروردگار پر جو تمہارا پالنے والا بھی ہے ایمان رکھتا ہوں اور اچھی طرح جان لو

کہ مجھے تمہارے کافرانہ عقائد سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔

مفسرین کے مطابق قوم نے اسے ظلماً شہید کر دیا تو ارشاد ہُوا کہ اے میرے بندے جنت میں داخل ہو جا گویا جنت اس کی راہ دیکھ رہی تھی۔ یہ سوال کہ جنت کا داخلہ تو حشر کے بعد ہو گا درست مگر حدیثِ شریف

جنّت کا داخلہ حشر میں یا مشاہدہ حیاتِ دُنیا میں

کے مطابق ہر قبر یا جنت کا باغ ہے اور یا دوزخ کا گڑھا کہ برزخ میں جو قیام کی جگہ ہے وہ بھی یا جنت سے متعلق ہے یا دوزخ سے اور دوسری رائے مفسرین کی یہ ہے کہ انبیاء کی صحبت میسر آنے سے اس کی قوتِ مشاہدہ اور کشف عود کر آئی اور اسے جنت دنیا میں ہی دکھا دی گئی کہ یہ تیرا گھر ہے اور یہ ممکن بھی ہے اور صحابہ کرام اور اولیاء اللہ سے یہ مشاہدہ ثابت بھی۔

تو اس نے کہا کاش میری قوم کو اس کی خبر ہو جائے کہ میرے پروردگار کی بخشش نے میرا دامن بھر دیا اور مجھے اپنے قرب سے نواز کر بہت ہی عزت عطا فرمائی۔ جب یہ دلیل بھی ان پہ اثر نہ کر سکی تو اللہ نے انہیں مہلت نہ دی اور ان کے لیے کوئی خاص لشکر تیار نہ کرنا پڑا کہ آسمانوں سے اتارا جائے نہ ہی اللہ ایسی باتوں کا محتاج ہے وہاں تو صرف ایک کڑک اس زور کی پڑی کہ وہ سب چراغ سحر کی لَو کی طرح تھرّا کر بجھ گئے اور ساری بستی زندگی کی رعنائیوں سے محروم ہو کر عبرت کا سامان بن گئی ایک ہیبت ناک آواز نے سب کو تباہ کر دیا۔ وائے حسرت ہے ایسے بندوں پر جن کے پاس اللہ کا رسُول آئے اور وہ اس کا مذاق اڑائیں دین سے اور دین لانے والے نبی سے مذاق غضبِ الٰہی کو دعوت دینے والی بات ہے جبکہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ ان سے پہلے اس جُرم میں کتنی قومیں تباہ ہو گئیں جو اب واپس صفحۂ ہستی پر نہ آسکیں گی اور پھر بات اس تباہی و بربادی پہ تمام نہ ہوئی بلکہ ان سب کو بیک وقت جمع ہو کر ہماری بارگاہ میں حاضر ہونا اور جواب دینا ہے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۳۳ تا ۵۰ — وَمَالِيَ ۲۳/۲

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾

اور ایک نشانی اُن کیلئے زمین مُردہ ہے۔ کہ ہم نے اسکو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اُگایا پھر یہ اسمیں سے کھاتے ہیں ﴿۳۳﴾ اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے ﴿۳۴﴾

33. A token unto them is the dead earth. We revive it, and We bring forth from it grain so that they eat thereof;

34. And We have placed therein gardens of the date-palm and grapes, and We have caused springs of water to gush forth therein,

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

تاکہ یہ اُن کے پھل کھائیں اور اُن کے ہاتھوں نے
تو اُن کو نہیں بنایا۔ تو پھر کیا یہ شکر نہیں کرتے؟ ﴿٣٥﴾

35. That they may eat of the fruit thereof, and their hands made it not. Will they not, then, give thanks?

سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے
اور خود اُن کے اور جن چیزوں کی اُن کو خبر نہیں
سب کے جوڑے بنائے ﴿٣٦﴾

36. Glory be to Him Who created all the sexual pairs, of that which the earth groweth, and of themselves, and of that which they know not!

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ
فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور ایک نشانی اُن کیلئے رات ہے کہ اسمیں سے ہم دن کو
کھینچ لیتے ہیں تو اُس وقت اُن پر اندھیرا چھا جاتا ہے ﴿٣٧﴾

37. A token unto them is night. We strip it of the day, and lo! they are in darkness:

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾

اور سُورج اپنے مقرر رستے پر چلتا رہتا ہے۔ یہ (خدائے)
غالب (اور) دانا کا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے ﴿٣٨﴾

38. And the sun runneth on unto a resting-place for him. That is the measuring of the Mighty, the Wise.

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾

اور چاند کی بھی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ
(گھٹتے گھٹتے) کھجور کی پُرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے ﴿٣٩﴾

39. And for the moon We have appointed mansions till she return like an old shrivelled palm-leaf.

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ
يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾

نہ تو سورج ہی سے ہو سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور
نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے۔ اور سب اپنے
اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں ﴿٤٠﴾

40. It is not for the sun to overtake the moon, nor doth the night outstrip the day. They float each in an orbit.

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ
الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾

اور ایک نشانی اُن کے لئے یہ ہے کہ ہم نے اُن کی اولاد
کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا ﴿٤١﴾

41. And a token unto them is that We bear their offspring in the laden ship,

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾

اور اُن کیلئے ویسی ہی اور چیزیں پیدا کیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں ﴿٤٢﴾

42. And have created for them of the like thereof whereon they ride.

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ
وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾

اور اگر ہم چاہیں تو اُن کو غرق کر دیں۔ پھر نہ تو اُن کا کوئی
فریادرس ہو اور نہ اُن کو رہائی ملے ﴿٤٣﴾

43. And if We will, We drown them, and there is no help for them, neither can they be saved;

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

مگر یہ ہماری رحمت اور ایک مدت تک کے فائدے ہیں ﴿٤٤﴾

44. Unless by mercy from Us and as comfort for a while.

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے آگے اور جو
تمہارے پیچھے ہے اُس سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿٤٥﴾

45. When it is said unto them: Beware of that which is before you and that which is behind you, that haply ye may find mercy (they are heedless).

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾

اور اُن کے پاس اُن کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی
نہیں آئی مگر اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں ﴿٤٦﴾

46. Never came a token of the tokens of their Lord to them, but they did turn away from it!

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾

اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو رزق خدا نے تم کو دیا
ہے اس میں سے خرچ کرو۔ تو کافر مومنوں سے کہتے
ہیں کہ بھلا ہم اُن لوگوں کو کھانا کھلائیں جن کو اگر خدا
چاہتا تو خود کھلا دیتا۔ تم تو صریح غلطی میں ہو ﴿٤٧﴾

47. And when it is said unto them: Spend of that wherewith Allah hath provided you, those who disbelieve say unto those who believe: Shall we feed those whom Allah, if He willed, would feed? Ye are in naught else than error manifest.

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

اور کہتے ہیں اگر تم سچ کہتے ہو تو یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا؟ ﴿۴۸﴾

48. And they say: When will this promise be fulfilled, if ye are truthful?

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

یہ تو ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو اس حال میں کہ باہم جھگڑ رہے ہوں گے آپکڑے گی ﴿۴۹﴾

49. They await but one Shout, which will surprise them while they are disputing.

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۳۲

پھر نہ تو وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں واپس جا سکیں گے ﴿۵۰﴾

50. Then they cannot make bequest, nor can they return to their own folk.

اسرار و معارف

اللہ کی قدرت کاملہ کا ایک بڑا مظہر تو مُردہ زمین ہے جس پر یہ رہتے بستے ہیں جب اس پہ خشک سالی آتی ہے تو وہ بالکل اجاڑ ہو جاتی ہے ہر طرف گرد اُڑتی ہے مگر جب اللہ چاہتے ہیں تو اس کی گود زندگی سے بھر دیتے ہیں اور ذرّے ذرّے سے زندگی اُبلتی ہے پھل پھُول اناج پیدا ہو کر نہ صرف زمین کی زندگی کا ثبوت دیتے ہیں بلکہ خود انسانوں کو زندہ رکھنے کا سبب بن جاتے ہیں یہی تو ان کی روزہ مرہ کی غذا ہے۔

زمین کے بعض حصّوں کو ہم نے سرسبزی عطا کر دی ہے کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ خشک ہو کر ہری ہو ہم نے اس میں چشمے جاری کر دیئے اور اس کا سینہ باغات سے سجا دیا کہ ان لوگوں کے پاس بھی ایسے کھجوروں اور انگوروں کے باغات ہیں جن کے پھلوں سے یہ لذیذ غذا حاصل کرتے ہیں اور انہیں پھلوں کو ملا کر کبھی پکا کر اور کبھی کسی اور طرح سے یہ کس قدر لذیذ غذائیں تیار کرتے ہیں کیا یہ نعمتیں اور ان کے استعمال کا شعور نیز فرصت و مہلت اور لذت حاصل کرنے کی طاقت جس نے دی ہے اس کا شکر نہ کیا جائے گا؟ یہ کیوں اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے۔

انسانی عقل ایک غذا کو کتنی قسم کی لذتوں میں بدل لیتی ہے

اللہ پاک ہے اس کی قدرتِ کاملہ میں کسی طرح کی کمی کا شائبہ تک نہیں اس نے بے شمار قسم کی مخلوق پیدا فرما دی ہے جن کے حُلیے قد و قامت رنگ، خصوصیات مختلف کوئی گِن نہیں سکتا پھر ہر مخلوق کے اندر ایک نظام جو الگ ایک جہان ہے نباتات ہی کو دیکھو جو زمین سے اُگتی ہے اس کا ایک ایک پتا پھل پھول یا وہ ذرّات جو

اس کے وجود میں شامل ہیں آگے ان سب کا اپنا ایک جہان ہے ایک ذرّے میں کروڑوں ایٹم اور ہر ایٹم میں ایک الگ نظام موجود ہے۔ خود ان کے اپنے اجسام کے اندر۔ انسان سب ایک ہیں۔ ناک آنکھ کان ہاتھ پاؤں سب کے ہیں مگر اربوں انسانوں میں کوئی ایک کسی دوسرے سے نہیں ملتا پھر سب کی عقل شعور اور فکر الگ زندگی الگ صحت جدا علم و عمل اپنا اپنا اور پھر ان کے اندر ایک ایک خلیے میں الگ الگ جہان آباد ہیں اور کتنی ایسی مخلوق ہے جس تک انسانی نگاہ پہنچ ہی نہیں پائی ایک بہت بڑی نشانی رات کی ہے کہ اصل جہان تاریک ہے اللہ کی قدرتِ کاملہ نے سیارگان کو پیدا فرما کر اس میں دن کی روشنی بھیج دی جب وہ کھینچ لیتا ہے تو کہتے ہیں رات ہوگئی اور یہ شب و روز محض اندھیرے اور روشنی کا کھیل ہیں بلکہ سورج اپنے

سورج کا سفر

مقرر شُدہ مقام تک پہنچنے کے سفر پر ہے کہ اس رات دن کے کھیل نے ہر شے کی عمر، پیدائش اور موت کے اوقات کو اس تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو اپنے مقررہ انجام کی طرف یعنی یومِ حشر کی طرف بڑھ رہا ہے یہ سفر اور اس پر بغیر کسی لمحہ کے فرق کے چلنا سُورج کی مجبوری ہے کہ اس کے لیے اللہ نے جو بہت غلبہ رکھنے والا ہے یہ مقرر کر دیا ہے یہاں پر مفسرین کرام نے سورج کے چلنے یا ساکن ہونے کے فلسفے پر بھی بہت کچھ لکھا ہے مگر بے غبار بات یہی ہے کہ قرآنِ حکیم کا موضوع سائنس میں اصلاحِ خلق ہے جس کا تعلق قیامت سے ایمان پر بھی ہے تو سورج کا طلوع غروب جس طرح بے شمار اشیاء اور جانداروں کی تخلیق کا سبب اور ان کے دنیا میں آنے کا وقت لانے کا سبب ہے ایسے ہی ان کے وقت پورا کر کے رخصت کی گھڑی لانے کا سبب بھی ہے اور یہ عمل ہر آن قیامِ قیامت کو قریب تر کر رہا ہے۔

یہی حال چاند کا ہے کہ اس کی منازل بھی متعین ہیں ہر منزل کا نتیجہ یہی ہے کہ مخلوق کی آمد و رفت کو متاثر کر رہی ہے ہاں وہ گھٹتا بڑھتا بھی ہے کہ گھٹتے گھٹتے ایک خشک سی ٹہنی سا ہو جاتا ہے اور پھر نئے سرے سے طلوع ہو کر بڑھنے لگ جاتا ہے۔ شمس و قمر کی ان منازل یا حرکات پر ایک پورے

منازلِ شمس و قمر اور نجومی یا علمِ نجوم

علم کی بنیاد رکھی گئی ہے جسے علمِ نجوم کہا جاتا ہے جہلا نے اس کے بہت سے اثرات مان رکھے ہیں جبکہ دوسرا فریق اسے کفر و شرک تک کہنے میں باک محسوس نہیں کرتا حق یہ ہے کہ شمس و قمر کی حرکات کا عالمِ تخلیق سے تعلق تو اللہ نے طے کر دیا اور ہے اگر انسانی عقل نے اس کے اندازے بھانپ لیے

تو زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ کسی واقعہ کی سُن گُن اس کے ظہور پذیر ہونے سے قبل اندازاً جان سکیں گے اور بس یہ ممکن نہیں کہ انسان ان کی تاثیر کو بدل دے یا ان کی رفتار کو متاثر کرے اس کی مثال صرف ایک نباض کی ہے کہ نبض پر ہاتھ رکھ کر جسم کی صحت و بیماری یا اس کی وجوہات کا اندازہ کر لیتا ہے جو ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اور نہیں بھی۔ ایک بہترین مثال ہلاکو خان کے دربار کا واقعہ ہے جب اس نے درباری نجومی سے سوال کیا کہ کیا علمِ نجوم کے سبب آنے والے کسی ناخوشگوار واقعہ کو روکا یا تبدیل کیا جا سکتا ہے اس نے کہا ممکن نہیں تو بولا اس علم کا فائدہ؟ اس نے عرض کیا کل جب آپ دربار کریں تو کسی کو حکم دیجیے بالائی منزل سے تانبے کا تھال دربار میں پھینک دے پھر جواب دے سکوں گا دوسرے دن اہل دربار تو بادشاہ کے جلال میں کھوئے تھے کہ ایک زوردار گونج سے تھال گرا سب پریشان ہو گئے بہادروں نے تلواریں سونت لیں کمزور دل بھاگ نکلے جبکہ بادشاہ اور نجومی پُرسکون تھے تو اس نے عرض کیا یہ حاصل ہے کہ اگر کسی حادثے کا امکان ذہن میں ہو تو اس کا وقوع پریشانی پیدا نہیں کرتا اور بس۔

ان کے اوقات اس قدر سختی سے مقرر ہیں کہ اگر ان میں لمحوں کا فرق آتا تو صدیوں میں دنیا تباہ ہو جاتی مگر سورج کی جرأت نہیں کہ چاند کو جا پکڑے یا دن رات کو عبور کر جائے ہرگز نہیں جبکہ سب سیارے اسی ایک فضا میں تیر رہے ہیں مگر نہ ٹکراتے ہیں نہ اوقات تبدیل کرتے ہیں اپنی مقررہ منزل کو گامزن ہیں۔ کیا انہیں اس میں بھی قدرت کا کرشمہ نظر نہیں آتا کہ ہر طرف سمندروں کی میلوں گہرائیاں پھیلا کر ایک محفوظ کشتی کی طرح زمین کو اس میں سجا دیا ہے جس پر نسل انسانی آبادی کے مزے لے رہی ہے اسی طرح جانداروں کے علاوہ بے جان مشینوں کو بھی ان کی سواری کے لیے بنا دیا ہے۔ اللہ نے عقل دی جس سے انسان نے ایجادات کیں۔ اللہ نے ہر شے پیدا کی جسے جوڑ کر سواری کے اسباب لاری کار ریل سمندری اور ہوائی جہاز یہ سب کچھ بنا لیا اگر اللہ چاہے تو ساری زمین کو غرق کر دے وہ چاہے تو ان کی سواریوں کو تباہ کر دے تو اس کے مقابلے میں تو کوئی ان کی فریاد بھی نہیں سن سکتا اور نہ مدد ہی کر کے چھڑا سکتا ہے سوائے اس کے کہ اللہ ہی رحم کرے اور کام چلتا ہے مگر کب تک کہ اس نے بھی ایک آخری لمحہ مقرر کر دیا ہے لہٰذا ہر شخص اللہ کی دی ہوئی فرصت کے لمحات میں دنیا سے استفادہ بھی کر سکتا ہے۔ یہی بات جب ان سے کہی جائے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو جو دنیا کی زندگی میں بھی آ سکتا ہے اور کفر پر مرنے سے آخرت میں تو ضرور سامنا ہوگا۔ آج حق قبول کر لو تو اللہ کی رحمت کو پا سکتے ہو اور اس کے غضب سے بچ سکتے ہو مگر ایسے بدبخت کہ جب

بھی کوئی دلیل پیش کی جائے اسے ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ مذاق اڑاتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ دولت اور نعمتیں اللہ نے بخشی ہیں ان میں سے اسی کی راہ پر خرچ کرو تو کفار مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھلا جن کو اللہ نے رزق نہیں دیا ان کو ہم کیوں کھانے پینے کو دیں تم لوگ جو ہمیں کھانے پینے کی دعوت دے رہے ہو غلط کر رہے ہو حالانکہ

اللہ کی رزاقیت اور مخلوق کا کردار

بات درست رزاق اللہ ہی ہے اور اس نے مخلوق کا رزق اسباب کے تابع مخلوق تک پہنچایا ہے لہذا اگر کوئی امیر کسی فقیر کو دیتا ہے یا مالک مزدور کو اور نوکر کو تو رزق اللہ کی طرف سے تھا جیسے زمین سے اناج درخت سے پھل دیتا ہے ایسے اس کی جیب سے انہیں سکے عطا کر دیئے اور انہیں اس کا کام کرنا پڑا یہ نظامِ عالم کے چلنے کا سبب ہے لہذا جو کسی کا حق روکتا ہے وہ گویا نظامِ عالم کی تباہی کا سبب بن رہا ہے نیز یہاں حضرت استاذی المکرم رحمۃ اللہ

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جُملہ

علیہ کا ایک جملہ حاشیے پر درج ہے جسے نقل کرنا سعادت ہے "کفار کا انفاق غیر پر تبرّع و احسان میں داخل ہے جس کا فائدہ کفار کو بھی ہوتا ہے" سبحان اللہ کیا خوبصورت تحقیق ہے واقعی کبھی تو کافر کو اس کے بدلے ایمان نصیب ہو جاتا ہے ورنہ دنیا کا فائدہ ضرور ہوتا ہے۔ اور کہتے ہیں یار یہ قیامت قیامت سے ڈراتے رہتے ہو کہاں ہے وہ قیامت اگر تمہاری بات سچ ہے تو آ کیوں نہیں چکتی۔ مگر انہیں تکلیف نہیں کرنی پڑے گی وہ اپنے وقتِ مقررہ پر خود آجائے گی اور ان کی حیثیت تو یہ ہے کہ پہلی چنگھاڑ پر ہی چوکڑی بھول جائیں گے اور ایک دوسرے سے لڑیں گے کہ مجھے تو تیری باتوں نے کفر پہ لگایا اور تو میری تباہی کا سبب ہے مگر فرصت گزر چکی ہوگی کسی کے پاس وقت نہ ہوگا کہ کچھ کہہ ہی مرے یا کسی سے مل تو لے اپنے پیاروں کے پاس واپس پہنچ تو سکے ہرگز نہیں۔ بس ایک کڑک ہوگی جو سب کچھ تباہ کر دے گی۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۵۱ تا ۶۷ وَمَالِيَ ۲۳/۳

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور جس وقت صور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے ﴿۵۱﴾

51. And the Trumpet is blown and lo! from the graves they hie unto their Lord,

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

کہیں گے ارے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے جگا اٹھایا یہ وہی تو ہے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا ﴿۵۲﴾

52. Crying: Woe upon us! Who hath raised us from our place of sleep? This is that which the Beneficient did promise, and the messengers spoke truth:

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ
جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ
إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾
إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ
فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾
هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ
مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾
لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾
سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾
أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَّا
تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ
مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾
وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾
وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ
تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾
هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾
اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾
الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا
أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾
وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا
الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا
اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾

صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب
ہمارے روبرو آحاضر ہوں گے ﴿٥٣﴾
اُس روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور
تم کو بدلہ ویسا ہی ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے ﴿٥٤﴾
اہل جنت اس روز عیش ونشاط کے مشغلے میں
ہوں گے ﴿٥٥﴾
وہ بھی اور اُن کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر
تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے ﴿٥٦﴾
وہاں اُن کیلئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا) ﴿٥٧﴾
پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) ﴿٥٨﴾
اور گنہگارو تم آج الگ ہو جاؤ ﴿٥٩﴾
اے آدم کی اولاد ہم نے تم سے کہہ نہیں دیا تھا کہ
شیطان کو نہ پُوجنا وہ تمہارا کھلا
دشمن ہے ﴿٦٠﴾
اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا رستہ ہے ﴿٦١﴾
اور اُس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر دیا
تھا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ ﴿٦٢﴾
یہی وہ جہنم ہے جس کی تمہیں خبر دی جاتی تھی ﴿٦٣﴾
(سو) جو تم کفر کرتے رہے ہو اسکے بدلے آج اسمیں داخل ہو جاؤ ﴿٦٤﴾
آج ہم انکے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے
انکے ہاتھ ہمسے بیان کرینگے اور انکے پاؤں (اسکی) گواہی دینگے ﴿٦٥﴾
اور اگر ہم چاہیں تو اُن کی آنکھوں کو مٹا (کر اندھا کر)
دیں پھر یہ رستے کو دوڑیں تو کہاں دیکھ سکیں گے ﴿٦٦﴾
اور اگر ہم چاہیں تو اُن کی جگہ پر اُنکی صورتیں بدل دیں
پھر وہاں سے نہ آگے جا سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں ﴿٦٧﴾

53. It is but one Shout, and behold them brought together before Us!

54. This Day no soul is wronged in aught; nor are ye requited aught save what ye used to do.

55. Lo! those who merit paradise this Day are happily employed,

56. They and their wives, in pleasant shade, on thrones reclining;

57. Theirs the fruit (of their good deeds) and theirs (all) that they ask;

58. The word from a Merciful Lord (for them) is: Peace!

59. But avaunt ye, O ye guilty, this Day!

60. Did I not charge you, O ye sons of Adam, that ye worship not the devil—Lo! he is your open foe!—

61. But that ye worship Me? That was the right path.

62. Yet he hath led astray of you a great multitude. Had ye then no sense?

63. This is hell which ye were promised (if ye followed him).

64. Burn therein this Day for that ye disbelieved.

65. This Day We seal up their mouths, and hands speak out and feet bear witness as to what they used to earn.

66. And had We willed, We verily could have quenched their eyesight so that they should struggle for the way. Then how could they have seen?

67. And had We willed, We verily could have fixed them in their place, making them powerless to go forward or turn back.[1]

اسرار و معارف

چنانچہ جب دوبارہ صُور پھونکا جائے گا تو اپنی اپنی قبروں سے اُٹھ کر اللہ کے حضور چل پڑیں گے یعنی وہ

ایسا قادر ہے کہ ایک چنگھاڑ سے ہر شے تباہ کر دے گا تو پھر ایک چنگھاڑ یا سخت آواز ہی سب مُردہ جسموں کے ذرات کو یکجا کر کے زندہ بھی کر دے گی اور ہر فرد چاہے یا نہ چاہے مگر رواں اللہ کی بارگاہ کی طرف ہی ہوگا جہاں سب کی پیشی ہوگی تب پریشان حال یہ کہہ رہے ہوں گے کہ ہمیں کس نے اٹھا دیا اگرچہ برزخ میں بھی کفار عذاب میں ہوں گے مگر میدانِ حشر کی ہیبت کے سامنے کہیں گے یہاں سے وہاں ہی ٹھیک تھے یہ کس نے ہمیں ان ٹھکانوں سے نکال کھڑا کیا ہے تو جواب آئے گا فرشتے یا مومنین کہہ دیں گے کہ یہی وہ گھڑی ہے جس کا وعدہ اس اللہ نے جس کی رحمت بے پایاں سے تم دنیا میں مستفید ہوتے رہے کیا تھا اور جو خبر انبیاء و رسل دیتے تھے وہی سچ تھی آج سامنے آگئی اور یہ سب کچھ کرنے کے لیے یعنی ساری مخلوق کو جمع کرنے کے لیے کوئی لمبا اہتمام نہیں ہوگا محض صور پھونکے جانے کی آواز سب کو زندہ بھی کر دے گی اور پھر کر اللہ کے حضور کھڑے بھی کر دیئے جائیں گے۔

تو ارشاد ہوگا کہ یاد رکھو آج کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہوگی کہ یہ دنیا کی یا انسانی عدالت نہیں کہ کبھی عمداً اور کبھی بھولے سے کسی سے زیادتی ہو جائے یہاں ہرگز کسی کے ساتھ بھی کوئی زیادتی نہ ہوگی ہاں تمہارے ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا جو کچھ تم نے خود اپنی پسند سے کیا وہ بھگتنا ہوگا۔

اس گھڑی جب یہ ہیبت ناک منظر ہوگا اور لوگ تڑپ رہے ہوں گے اہلِ جنت یعنی مومن اور اطاعت گزار بندے اس سب حال سے الگ بڑے مزے سے گپ شپ کر رہے ہوں گے جیسے وہ لمبی مسافت طے کر کے منزل پر پہنچ کر سفر اور صعوبتِ سفر سے سبکدوش ہو کر آپس میں ہنس کھیل رہے ہوں وہ ان کی بیویاں مزیدار سایہ میں تختوں پر گاؤ تکیے لگا کر بیٹھے ہوں گے۔ یاد رہے بیویاں بھی مومن اور اطاعت گزار ہوں گی کہ یہ سب لوگ اصحاب الجنۃ یعنی جنت کے مستحق لوگ ہوں گے اور کھانا پینا پھل میوے یا جو مانگیں گے یا چاہیں گے وہاں حاضر کیا جائے گا اور سب سے بڑی نعمت کہ اللہ بذاتِ خود انہیں "سلام" کہیں گے کہ اے میرے اطاعت گزار بندے سلامتی ہو تم پر۔

آخرت اور جنّت کی سب سے بڑی نعمت

آخرت کی نعمتوں میں، میدانِ حشر کی ہیبت ناکی سے پناہ مل جانا پھر نجات پا جانا اور وہ بھی ایسی کہ لوگ حساب کے لیے پکڑے آئیں اور یہ بیٹھے گپ شپ کر رہے ہوں اور کھا پی رہے ہوں بہت بڑی نعمتیں ہیں مگر سب سے بڑی نعمت اللہ کی رضامندی اس کا خطاب اور اس کا دیدار ہوگا اس کی قدر عام مومن کو وہاں پہنچ کر معلوم ہوگی جبکہ

دنیا میں انبیاء جانتے ہیں یا ولی اللہ اپنی حیثیت اور مقام کے مطابق ایک حد تک اس کی لذت سے آشنا ہوتے ہیں۔ لیکن اس سب سے پہلے اعلان کر دیا جائے گا کہ اے گناہگارو یا عظمت باری کو تسلیم نہ کرنے والو آج کے روز اللہ کے اطاعت گزار بندوں سے الگ ہو جاؤ آج یومِ حساب ہے اور سب سے ان کے اس حال کے مطابق سلوک ہوگا جو انہوں نے دنیا میں اپنے لیے منتخب کیا تھا۔ اے اولادِ آدم آج کی عذر معذرت کا کیا معنی کیا تمہیں دنیا میں بار بار نہ کہا گیا کہ شیطان کی عبادت ہرگز نہ کرنا کہ یہ تمہارا دشمن ہے تمہیں دھوکا دے کر اپنی اطاعت کروائے گا اور اطاعت ہی عبادت ہے اگر اللہ کے حکم کے خلاف کسی کی بھی بات مانی تو گویا اس کی عبادت کی اور بالآخر یہ شیطان کی عبادت ہے۔ جب

اطاعت ہی عبادت کہلاتی ہے

عبادت کے لائق صرف اور صرف ہماری ذات ہے صرف اور صرف میری عبادت کرو میری اطاعت کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے مگر شیطان نے تم میں سے ایک جمِ غفیر کو گمراہ کر دیا اور اپنی باتوں پہ لگا لیا کیا تم اتنا سمجھنے کی تکلیف بھی نہ کر سکے اور اس کے اشاروں پہ چلتے رہے۔ اب دیکھو یہ دوزخ سامنے ہے جس کے عذاب سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا اور اس کتاب، کفر پر جس کا وعدہ کیا گیا تھا مگر تم باز نہ آئے تو اپنے کفر کے سبب اب جہنم میں گھس جاؤ اور بھگتو۔ تب چلائیں گے کہ ہم ایسے تو نہ تھے ہم نے ایسا تو نہیں کیا تو ان کے مونہوں پہ مہر کر دی جائے گی کہ بات ہی نہ کر سکیں اور نہ شور ڈالیں پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں یعنی اعضاءِ جسد کو قوتِ گویائی عطا کر دی جائے گی تو وہ ہم سے ہمکلام ہو کر ان کے ایک ایک کرتوت کا کچا چٹھہ کھول دیں گے۔ یہ تو ہمارا کرم ہے کہ یہ دنیا میں دنیا کی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں ورنہ اگر ہم چاہیں تو ان کے کفر کے بدلے دنیا میں انہیں اس حال میں پہنچا دیں کہ یہ دنیا کی نعمتوں سے بھی مستفید نہ ہو سکیں جیسے آنکھیں مسخ ہی کر دیں تو کہاں سے دیکھ سکیں گے یا انہیں سارے کا سارا ہی مسخ کر کے محض ایک زندہ لاش بنا دیں کہ دیکھ سکیں نہ چل پھر سکیں تو یہ کیا کر لیں گے۔

رکوع نمبر ۵ آیات ۶۸ تا ۸۳ وَمَالِیَ ۲۳/۴

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۝۶۸

اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں تو کیا یہ سمجھتے نہیں؟ ۝۶۸

68. He whom We bring unto old age, We reverse him in creation (making him go back to weakness after strength). Have ye then no sense?

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾
لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ
اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا
يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾
وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ
جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾
فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ
وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾
اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ
مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾
قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ
وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ﴿۷۹﴾
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾
اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۙ
وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ
كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

اور ہم نے اُن (پیغمبر) کو شعر گوئی نہیں سکھائی اور وہ اُنکو شایاں
ہی۔ یہ تو محض نصیحت اور صاف صاف قرآن (پُر از حکمت) ہی ﴿۶۹﴾
تاکہ اُس شخص کو جو زندہ ہو ہدایت کا رستہ دکھائے اور
کافروں پر بات پوری ہو جائے ﴿۷۰﴾
کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہمنے اپنے ہاتھوں سے بنائیں انمیں سے
ہم نے اُن کیلئے چارپائے پیدا کر دیئے اور یہ اُن کے مالک ہیں ﴿۷۱﴾
اور اُن کو اُن کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو اُن میں سے اُن
کی سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں ﴿۷۲﴾
اور انمیں اُنکے لئے (اور) فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں۔ کیا یہ شکر نہیں کرتے ﴿۷۳﴾؟
اور انہوں نے خدا کے سوا اور معبود بنا لئے ہیں کہ شاید
(اُن سے) ان کو مدد پہنچے ﴿۷۴﴾
(مگر) وہ ان کی مدد کی (ہرگز) طاقت نہیں رکھتے۔ اور
وہ ان کی فوج ہو کر حاضر کئے جائیں گے ﴿۷۵﴾
تو اُن کی باتیں تمہیں غمناک نہ کر دیں۔ یہ جو کچھ چھپاتے
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ہمیں (سب) معلوم ہیں ﴿۷۶﴾
کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُس کو نطفے سے
پیدا کیا پھر وہ تڑاق پڑاق جھگڑنے لگا ﴿۷۷﴾
اور ہمارے بارے میں مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔
کہنے لگا کہ (جب) ہڈیاں بوسیدہ ہو جائینگی تو اُنکو کون زندہ کریگا؟ ﴿۷۸﴾
کہہ دو کہ اُن کو وہ زندہ کرے گا جس نے اُن کو پہلی بار پیدا
کیا تھا۔ اور وہ سب قسم کا پیدا کرنا جانتا ہے ﴿۷۹﴾
(وہی) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا کی
پھر تم اس (کی ٹہنیوں کو رگڑ کر اُن) سے آگ نکالتے ہو ﴿۸۰﴾
بھلا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کیا وہ اس
بات پر قادر نہیں کہ (اُن کو پھر) ویسے ہی پیدا کر دے۔
کیوں نہیں۔ اور وہ تو بڑا پیدا کرنے والا (اور) علم والا ہی ﴿۸۱﴾
اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو
اس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے ﴿۸۲﴾

69. And We have not taught him (Muhammad) poetry, nor is it meet for him. This is naught else than a Reminder and a Lecture making plain,

70. To warn whosoever liveth, and that the word may be fulfilled against the disbelievers.

71. Have they not seen how We have created for them of Our handiwork the cattle, so that they are their owners,

72. And have subdued them unto them, so that some of them they have for riding, some for food?

73. Benefits and (divers) drinks have they from them. Will they not then give thanks?

74. And they have taken (other) gods beside Allah, in order that they may be helped.

75. It is not in their power to help them; but they (the worshippers) are unto them a host in arms.

76. So let not their speech grieve thee (O Muhammad). Lo! We know what they conceal and what proclaim.

77. Hath not man seen that We have created him from a drop of seed? Yet lo! he is an open opponent.

78. And he hath coined for Us a similitude, and hath forgotten the fact of his creation, saying: Who will revive these bones when they have rotted away?

79. Say: He will revive them Who produced them at the first, for He is Knower of every creation,

80. Who hath appointed for you fire from the green tree, and behold! ye kindle from it,

81. Is not He Who created the heavens and the earth Able to create the like of them? Aye, that He is! for He is the All-Wise Creator,

82. But His command, when He intendeth a thing, is only that he saith unto it: Be! and it is.

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

وہ (ذات) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے ﴿۸۳﴾

83. Therefor glory be to Him in Whose hand is the dominion over all things! Unto Him ye will be brought back.

ع ۴

اسرار و معارف

اگر انہیں یہ خیال گزرتا ہو کہ بھلا ان کے ہاتھ پاؤں کون چھین سکتا ہے یا ان کی بینائی کوئی نہیں لے جا سکتا تو کسی عمر رسیدہ بوڑھے کو دیکھ لیں کہ جس شخص کو ہم بڑھاپا دیتے ہیں اس کی ساری قوتیں زائل کر دیتے ہیں نہ آنکھ کام کرتی ہے اور نہ ہاتھ پاؤں میں سکت رہ جاتی ہے۔ کیا اتنی سی عقل نہیں رکھتے کہ اسے دیکھ کر سبق حاصل کریں۔

ان باتوں کو سن کر جواب میں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی تو کہہ دیتے ہیں کہ ان کی باتیں ایک شاعرانہ کلام ہے جو ہمیشہ ذہنوں کو متاثر کیا کرتا ہے۔ اگرچہ شعر و شاعری پہ بات گزر چکی مگر یہاں یہ بات ایک دوسرے مفہوم میں آئی ہے کہ شاعرانہ باتوں میں حقیقت کی جگہ پر تصورات اور تخیلات سجا دیئے جاتے ہیں۔ رزمیہ نغموں میں شاعر بجلی کی طرح تلوار چلاتا ہے اگرچہ عملی زندگی میں دستہ پکڑنا نہ آتا ہو ایسے جنگل بادل، دریا، صحرا سب کی سیر کر لیتا ہے خواہ زندگی بھر جھونپڑے سے نہ نکلا ہو تو یہاں بھی ان کی مراد یہ تھی کہ یہ باتیں شاعرانہ تعلّی ہے تو ارشاد ہوا کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء اور انسانیت کے لیے اللہ کے رسُول ہیں بھلا آپ شاعرانہ تعلّی کے طور پر کلام فرمائیں گے تو حق کون بیان کرے گا۔ آپ کا مقام اس بات سے بہت بلند ہے۔ یہ شاعرانہ کلام آپ کو زیب ہی نہیں دیتا نہ اللہ نے آپ کو سکھایا ہے بلکہ جو کلام آپ پر نازل ہوا ہے تو یہ سراپا نصیحت اور آسمانی کتاب ہے قرآن ہے جو بہت ہی روشن دلائل سے بات سمجھاتا ہے لیکن اس کی بات بھی تو زندہ لوگوں کو ہی فائدہ دے گی جن کے دل مُردہ ہو چکے ضمیر مر چکے وہ اس سے فائدہ حاصل کرنے کی استعداد ہی کھو چکے ہاں ان پر حجت قائم ہو جائے گی کہ انہیں حق پہنچایا گیا مگر انہوں نے اپنے لیے کفر کی راہ اپنائی۔

شاعری یا کلامِ شاعرانہ

انہیں غور کرنا چاہیے کہ آخر روئے زمین پر کس قدر حیوانات بستے ہیں وہ بھی تو ہماری مخلوق اور ہمارے دستِ قدرت کا شاہکار ہیں ان میں جان بھی ہے توالد و تناسل بھی مگر ہم نے ان کو انسان کی ملکیت بنا دیا ہے اور ان کے تابع کر دیا ہے کسی پر سواری کرتے ہیں تو کسی کو ذبح کر کے کھا لیتے ہیں کسی سے کھیتی باڑی کی خدمت لیتے ہیں تو کسی

سے گاڑی کھنچواتے ہیں حتّٰی کہ انہیں بیچ دیتے ہیں کہ ان کی ملکیت ہیں۔

ملکیّت کا اُصول

یہاں بات انسانی عظمت کی ارشاد ہوئی ہے اُصولِ ملکیت زیرِ بحث نہیں مگر چونکہ ملکیت کا تذکرہ ہے تو بہتر ہے کہ بات عرض کر دی جائے۔ دنیا میں دو بڑے نظام ہیں سرمایہ دارانہ یا اشتراکیت۔ پہلے کا فلسفہ یہ ہے کہ ملکیت کی بنیاد سرمایہ ہے جبکہ دوسرے کا فلسفہ ہے محنت یعنی ملکیت کی بنیاد محنت ہے مگر اسلام کا اپنا فلسفہ ہے جو حق ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ نے انسان کو بحیثیت انسان ان اشیاء کا مالک بنا دیا ہے اب یہ تقسیم کہ کونسی شے کس کی ملکیت ہے اس کے لیے حصولِ اشیاء کے اسلامی ضابطے موجود۔ جو اس طرح حاصل کرے حق ہے ورنہ غاصب کہلائے گا۔ اور جانوروں میں ان کے مالی منافع غذا اور پینے کے لیے دودھ کے ذخائر سمو دیئے۔ انہیں تو چاہیے تھا کہ ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہتے اور ان بحثوں میں نہ پڑتے مگر ان نادانوں نے اللہ کی عظمت سے منہ پھیر کر غیر اللہ سے اور بعض اوقات انہی جانوروں سے اُمیدیں وابستہ کر لی ہیں اور ان کو اپنا معبود قرار دے رکھا ہے جبکہ کوئی بھی اللہ کے سوا ایسی ہستی نہیں جو کسی کی مدد کر سکے ان کی مدد کی امید اور پھر معبودانِ باطلہ سے کتنی حماقت ہے کہ حق یہ ہے وہ ان کی مدد تو نہ کر سکیں گے البتہ میدانِ حشر میں ان کے خلاف گواہی دیں گے اور بطورِ ثبوت پیش ہوں گے کہ واقعی یہ لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے۔

شانِ کرم

آپ (ﷺ) ان کی باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہوں کیا شانِ کرم ہے کہ آپ ﷺ کفار کے کفر سے اس لیے آزردہ خاطر ہو جاتے کہ بھلا ایک انسان ہے اور پھر یہ جہنم میں کیوں جائے جبکہ میں انسانوں ہی کو جہنم سے بچانے اور سیدھی راہ دکھانے کے لیے مبعوث ہوا ہوں تو آپ ﷺ ہم مسلمانوں کی خطاؤں پہ کس قدر دُکھی ہوتے ہوں گے۔

فرمایا آپ پریشان نہ ہوں اللہ سب جانتا ہے کہ یہ آپ سے کیا کہتے ہیں اور ان کے دلوں میں کیا ہے کہ بظاہر تو جھگڑا کرتے کہ ہم حق پر ہیں مگر اندر سے جانتے تھے کہ حق تو ادھر ہے مگر ہم عیش و عشرت کیسے چھوڑیں خواہشاتِ نفس میں پھنسے ہوئے تھے۔

انسان اگر غور کرے تو اس کی اصل تو نطفہ ہے ایک قطرہ پانی میں سارا انسانی وجود اور اس کے اجزا روئے زمین

سے جمع کر کے سمو دیئے اور پھر اس بوند سے انسان بنا کر پیدا کر دیا اب یہ بھی اللہ سے جھگڑا کرنے میدان میں اترا ہے اور بڑھ بڑھ کر باتیں کرتا ہے کہتا ہے بھلا ان بوسیدہ ہڈیوں کو جو خاک ہو چکیں کون زندہ کرے گا آپ فرما دیجیے وہی ذات جس نے پہلے ذرات سے قطرہ اور قطرے سے وجود پیدا کر دیا تھا پھر سے ان سب کے ذرّات کو انسانی روپ عطا کر دے گا کہ وہ ہر طرح کی صنعت پہ قادر اور سب سے زیادہ جاننے والا ہے بھلا بکھرے ذرّات کو جمع کرنا اتنا مشکل تو نہیں جتنا سرسبز آنے والے درختوں میں آگ کو رکھ دینا ہے کہ تم سبز ٹہنیاں رگڑ کر آگ پیدا کر لیتے ہو۔

سبز درختوں میں آگ

عرب تو ویسے بھی صحرا سے دو قسم کے درخت لاتے جن کو آپس میں رگڑ کر آگ پیدا کر لیتے ویسے بھی آج کل تو باٹنی والوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ہر پتے میں بھٹی لگی ہوتی ہے جہاں غذا پک کر پودے یا درخت کو تقسیم ہوتی ہے۔

اور یہ تو ایک بات ہے ارض و سما کی یہ وسیع کائنات اور اس میں بے شمار مخلوق پیدا فرمانے والا خالق کیا اس بات پہ قادر نہیں ہو سکتا کہ ان کو پھر سے پیدا کر دے یقیناً وہ جتنی بار چاہے ایسا کر سکتا ہے وہ قادر ہے ہر طرح کی تخلیق پر اور اس کے علم میں ہے ہر ذرہ اسے پیدا کرنے کے لیے صرف حکم دینا ہوتا ہے کہ دنیا سے معدوم شے اس کے علم میں حاضر ہے خود اسی کو حکم دے دیتا ہے جب چاہے کہ ہو جا اور وہ بلا تاخیر ہو جاتی ہے۔ اور اس کی ذات ہر کمی سے بالاتر اور پاک ہے ہر چیز کی حکمرانی اسی کے دستِ قدرت میں ہے ہر ذرّہ اسی کے حکم کے تابع ہے اور ہر ایک کو واپس اسی کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ سورۃ یٰسٓ تمام ہوئی

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۵ ہجری